عالم اسلام کو درپیش سیاسی، سماجی ومعاشی چیلنجز اور ان کا تدارک سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

سیاسی:

اسلام کا سیاسی نظام۔ معاہدات نبوی کی روشنی میں

نظام خلافت کی معنویت، تاریخی پس منظر اور امکانات

سماجی:

اسلام کا سماجی نظام تعلیمات نبوی کی روشنی میں

عالمی تہذیبی کشمکش اور اسلامی نظام حیات

معاشی:

عالمی اقتصادی نظام کی بنیادیں اور امت مسلمہ کے لیے ممکنہ لائحہ عمل

مروجہ سودی معیشت کے مضمرات اور اسلام کا اقتصادی نظام۔ تقابلی جائزہ

کانفرنس کا تعارف:

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ اُمّتِ مسلمہ دورِ حاضر میں ان گنت مسائل اور بے شمار چیلنجز سے دوچار ہے، اسلام کی پوری تاریخ میں اُمّتِ مسلمہ کو عروج وزوال، متعدد مسائل اور چیلنجز کا سامنا رہا ہے، چنانچہ کبھی فتنۂ تاتار نے ہماری عظمت وشوکت کو تاراج کیا کبھی، علم وحکمت کے اسلامی مرکز بغداد کے سقوط سے عظیم علمی روایات اور ثقافتی ورثے کو خطرات لاحق ہوئے، تو کبھی قرطبہ وغرناطہ اور اندلس کی عظیم اسلامی میراث زوال پذیر ہوئی۔

یوں تو ملتِ اسلامیہ اپنی پوری تاریخ میں طرح طرح کی سازشوں اور فتنوں سے نبرد آزما ہوتی رہی ہے، لیکن بین الاقوامیت اور مواصلاتی تیز رفتاری کے دور میں فکری حملوں، سازشوں اور فتنوں میں وسعت، زود اثری اور تیز رفتاری آگئی ہے۔ تقریباً دو سو سال کے دورِ انحطاط میں ایک طرح کی سیاسی غلامی نے فکری اثر پذیری اور غلامی کے لیے ملی رجحان کو ہموار کیا ہے۔ نتیجے کے طور پر فکر و نظر اور علم و دانش کا کوئی بھی گوشہ اور اخلاقیات و معاشرت، عمرانیات، تہذیب و ثقافت اور معاشیات و اقتصادیات کا کوئی بھی پہلو ایسا نہیں ہے جو ان حملوں کی زد میں نہ آیا ہو یا متاثر نہ ہوا ہو۔

عالمی قیادت تقریباً تین سو سال سے اہل مغرب کے پاس ہے۔ زبان، عالمی ادارے اور قوانین، عالمی تجارت اور ذرائع ابلاغ، عسکری قوت اور تہذیب میں مغرب اپنا تسلط قائم رکھے ہوئے ہے۔ عالم اسلام کو بہت سے سیاسی، سماجی اور معاشی مسائل کا سامنا ہے۔

آج کی دنیا معاشی مسابقت کی دنیا بن چکی ہے۔ ترقی یافتہ مغربی ممالک دنیا بھر کو بالعموم اور عالمِ اسلام کو بالخصوص اپنی صنعتی پیداوار کی کھپت کے لیے اپنی منڈی بنانے کی تگ و دو میں مصروف ہیں مگر امتِ مسلمہ کا المیہ یہ ہے کہ بیشتر اسلامی ممالک بے شمار مادی وسائل کے باوجود اندرونی اور بیرونی طور پر ان گنت مسائل کا شکار ہیں۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ مسلم دنیا کے بیش تر ممالک کا انحصار سودی نظام معیشت پر ہے اور وہ شدید اقتصادی بدحالی سے دوچار ہیں۔ بیرونی قرضوں اور عالمی امداد کے سبب ان کی دینی و ملی غیرت و حمیت اور خودداری گویا رہن رکھ لی گئی ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کی مجموعی آبادی ڈیڑھ ارب کے قریب اور ۶۱ اسلامی ممالک پر مشتمل ہے، مسلم ممالک میں سیاسی عدم استحکام کے پس پردہ مغرب کی سازشیں کارفرما رہی ہیں۔

دور جدید میں عدل انصاف کا فقدان، منشیات، دہشت گردی، جوا و شراب نوشی، اتحاد کا فقدان، انحرافی تحریکات کی سرپرستی، توہین رسالت، غربت، بھوک، عالمگیریت، معیشت، اعلیٰ عصری تعلیم کی کمی، ٹیکنالوجی کا حصول، اسلام کے خلاف ذرائع ابلاغ کا کردار، سیاست، کمزور دفاع، تہذیبی و ثقافتی یلغار، اور فرقہ واریت وغیرہ وہ معاشرتی اور سماجی مسائل ہیں جن سے آج امت مسلمہ دوچار ہے۔ عہد جدید میں ملت اسلامیہ بحیثیت مجموعی ایک مضطرب اور سیال حقیقت ہے۔ آج اس کی جو بھی صورت دکھائی دیتی ہے اس کے پس منظر میں اسباب و علل کا ایک طویل نظام کارفرما ہے اور بین الاقوامی منظر پر بدلتی ہوئی صورتوں کے تسلسل میں ملت اسلامیہ کی کہانی بہت سے نئے امکانات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

سیرت طیبہ نے انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی دکھائی ہے۔ سیرت طیبہ کے ذریعے دین کی تکمیل بھی ہوئی اور نبوت کا سلسلہ بھی اپنے اختتام کو پہنچا۔ آپ ﷺ کا پیغام عالمگیر اور آفاقی ہے۔ تعلیمات نبوی ﷺ میں ہمیں تمام انسانیت کے مسائل کا حل ملتا ہے۔

اس ضمن میں عالم اسلام میں مختلف رجحانات پائے جاتے ہیں عالم اسلام کو درپیش مختلف چیلنجز لینا عصر حاضر کی اشد ضرورت ہے، ماضی اور حال کا تجزیہ کر کے مستقبل کا لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ شعبہ اسلامیات ،الحمد اسلامک یونیورسٹی، "عالمِ اسلام کو درپیش چیلنجز اور ان کا تدارک، سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں (سیاسی، سماجی اور معاشی)" کے موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس منعقد کر رہی ہے۔ اس کانفرنس میں محققین کو اپنے تحقیقی مقالات پیش کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

مقالہ نگاروں کے لیے ہدایات

1. مقالے کا موضوع کانفرنس کے موضوعات کے مطابق ہونا چاہیے۔

2. مقالہ تحقیق کے مروجہ اصولوں کے مطابق ہو۔ مثلاً فونٹ سائز، حوالہ جات، مراجع و مصادر اور اسلوب تحریر میں ان اصولوں کا لحاظ رکھا جاے۔

3. حوالہ جات شکاگو مینوئل ۲۰۱۶ء کے مطابق درج کیے جائیں۔

4. حوالہ جات اور وضاحتی نوٹس وغیرہ ہر صفحہ کے ذیل میں درج کیے جائیں۔

5. مقالہ A4 سائز کا ہو اور اس میں الفاظ کی تعداد 5000 سے 6000 کے درمیان ہو۔

6. مقالہ، مقالہ نگار کی ذاتی تحقیق پر مشتمل ہو اور اس سے پہلے کسی کانفرنس میں پیش کیا گیا ہو نہ شائع شدہ ہو (جس کی جانچ پلیجرزم رپورٹ سے کی جائے گی)

7. مقالہ ایم ایس ورڈ میں کمپوز کر کے ای میل aisc@aiu.edu.pk پر ۱۰ مئی ۲۰۲۵ تک ارسال کیا جائے۔

8. مقالے کے ساتھ ایک صفحہ پر مقالہ نگار کا تعارف: نام، تعلیم، متعلقہ ادارہ، فون نمبر اور ای میل شامل کیا جائے۔

9. انعامات کے لیے 60 نمبر تحریری مواد پر اور 40 نمبر پریزنٹیشن پر دیے جائیں گے۔